حسان الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی

(۱۷۰۴ء-۱۷۸۵ء)

حالاتِ زندگی

سید غلام علی آزاد بلگرامی بن سید نوح ہندوستان کے بلند پایہ عالم اور عربی کے ممتاز شاعر تھے۔ وہ تمام اسلامی علوم پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ ان کا تعلق واسطی سادات کے خاندان سے تھا، جو بلگرام میں آباد ہو گیا تھا اور آزاد وہیں ۱۱۱۶ھ مطابق ۱۷۰۴ء میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش و پرداخت ہوئی۔ درسی کتابیں اوّل سے آخر تک طفیل محمد اترولی سے پڑھیں۔ شاہ لطف اللہ بلگرامی کے مرید تھے۔ فن شاعری میں سند اپنے نانا عبدالجلیل بلگرامی سے حاصل کی۔ آزاد کے والد سات برس تک بھکر اور سیستان میں نائب رہے اور خود آزاد نے بھی سیستان میں منصرم نائب کی حیثیت سے ۱۱۴۲ھ-۱۱۴۷ھ (۱۷۳۴ء) تک کام کیا۔ ۱۷۳۷ء میں وہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے، جہاں وہ دو سال تک مقیم رہے اور اس دوران محمد حیات سندھی اور عبدالوہاب سے علم حدیث کی تکمیل کی۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد آزاد اورنگ آباد میں سکونت پذیر ہوئے۔ نظام الدولہ ناصر جنگ اور ان کے بھائی آزاد پر بہت مہربان تھے مگر آزاد نے کوئی عہدہ قبول نہیں کیا۔ ان کی وفات ۱۲۰۰ھ مطابق ۱۷۸۵ء میں ہوئی۔

آزاد بلگرامی کی اہم عربی تصانیف میں **ضوء الدراری فی شرح صحیح البخاری، تسلیة الفواد** (قصائد) تراجم علماء، دیوان (السبعة السیارة) **سبحة المرجان فی آثار ہندوستان ،مظہر البرکات** (عربی مثنوی) اور فارسی میں ید بیضا، سرو آزاد، خزانۂ عامرہ (تذکرہ شعراء)، روضۃ الاولیا (تذکرۂ اولیا)، مآثر الکرام (بلگرام کی تاریخ اور اس کے شعرا و فضلا اور اولیا کا تذکرہ) **سند السادات فی حسن خاتمة السادات**،

دیوان فارسی وغیرہ ان کے علمی وادبی مرتبہ کے زندہ نقوش ہیں۔

شاعری

آزاد بلگرامی واحد ہندوستانی شاعر ہیں، جن کے عربی میں سات دیوان ہیں۔ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کئی قصیدے بھی لکھے ہیں، جن کا مجموعہ **تسلیة الفواد** کے نام سے مرتب کیا ہے۔ مدینہ کے علما نے جب آزادؔ کی لکھی ہوئی نعتیں سنیں تو ان کی بہت تعریف کی اور ان کو حرم شریف میں آویزاں کر دیا۔ اسی وجہ سے آزاد کو بجا طور پر حسان الہند کا لقب دیا گیا ہے۔ وہ پیدائشی شاعر تھے اور شاعری کا بہت پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ غزلیہ قصیدوں میں ان کے شاعرانہ جوہر کھل کر سامنے آتے ہیں۔ انھوں نے مرآۃ الجمال کے نام سے ۱۰۵ اشعار پر مشتمل ایک طویل نظم لکھی ہے، جس میں سر سے پاؤں تک محبوب کے تمام اعضاء کی تعریف کی گئی ہے۔ ہر عضو کی تعریف میں دو دو شعر ہیں۔ مرآۃ الجمال اپنی نوعیت کی پہلی نظم ہے، جس میں تمام اعضا کی تعریف کی گئی ہے۔ کلام آزاد کی خصوصیات میں سے ایک بڑی خصوصیت تصور و تخیل کی فراوانی ہے، جو ایک خالص عربی شاعر کے کلام میں بھی نہیں پائی جاتی۔ آزاد اشارہ و کنایہ اور صنعت لفظی کے بہت شائق ہیں اور یہ رجحان ہندوستان کے ادیبوں اور شاعروں میں عام طور سے پایا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنے عربی اشعار میں ہندی اور سنسکرت کی تشبیہات سے کام لیا اور ان زبانوں کا اسلوب بھی اختیار کیا، جس کی مثال اس سے پہلے موجود نہیں۔ انھوں نے فارسی شاعری کی تمام اقسام کے مطابق عربی میں شاعری کی، چنانچہ ان کے عربی کلام میں رباعی، مثنوی اور مستزاد وغیرہ کے متعدد نمونے پائے جاتے ہیں۔

الغزل

متى سلمٰى من الجلباب تبدو　　و مقلتها الى المشتاق ترنو
أُسيل الماء من طرف بكُمّيَ　　لعل طبيعة الحسناء تصفو
تراءت نار قلبى فى عيونى　　كبرقٍ فى خلال الغيم يخفو
لقد ثملت امة كبرياء　　و زعمى انها باللطف تحنو
علىَّ اغارت البطراء ليلًا　　الى من ايُّها الجيران اشكو
جراحات بقلبى مولمات　　هل الحسناء ذات الطب تأسو
لقد عزم الفراق على هلاكى　　متى عذراء ذات البان تدنو
ما عدل المتيم عن رضاها　　علام تغضُّ مقلتها و تجفو
اَلا عنب الخرائد عين لطف　　لذايقتى العتاب المرَّ يحلو
الى العمران تطلبنى حسان　　وغزلان الى الصحراء تدعو
ظفرت على عذول مستبدٍّ　　بتقوية الهوى و الحق يعلو
يدل المستهام علىٰ التسلى　　و يزعَمُ أن نار الوجد تخبو

بنفسی غاوة جاء ت عشاءُ   بها شهبٌ علی الافلاک تعنو

اتی آزادؔ خلاق البرایا

کمال الفضل و الاحسان یرجو

(السبعة السيارة)

حل لغات

الجلباب	–	(واحد: جلبة)، چمڑا جو پالان پر لگایا جائے، چلمن
المقلة	–	نگاہ، آنکھ
رَنا (ن) رُنوًا	–	ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا، مشتاق ہونا
سال (ض) (أسال (افعال)	–	بہانا
طرف (ج)	–	(جمع: اطراف)، کنارہ
بکی (ض)	–	رونا
الحسناء	–	خوبصورت
صفا (ض)	–	صاف ہونا
تمل (ن،ض)	–	فریادرسی کرنا
کبریاء	–	بڑپن، عظمت
لطف	–	(جمع: الطاف)، نرمی
حنا (ن)	–	مائل ہونا
اغار اغارة (افعال)	–	ڈاکہ ڈالنا

الجيران	-	(واحد: جار)، پڑوسی
شكىٰ (ن)	-	فریاد کرنا، شکوہ کرنا
جراحات	-	(واحد: جرح)، زخم
مؤلم	-	(جمع: مؤلمات)، تکلیف دہ
اَسَا (ن)	-	تسلی دینا، علاج کرنا
عزم (ک)	-	گراں گزرنا، عزم کرنا
العذراء	-	(جمع: عذریٰ)، باکرہ، دوشیزہ
دنٰی (ن)	-	قریب ہونا
عدل (عن) (ض)	-	گریز کرنا، بے توجّہی برتنا
علام	-	علیٰ ما کا مخفف۔ ''علی'' حرف جر اور ''ما'' استفہامیہ
غضّ (ن)	-	قطع کرنا
جفأ (ن)	-	اعراض کرنا، بدسلوکی سے پیش آنا
اَلا	-	(حرف تنبیہ)، آگاہ
عنب	-	انگور
خريدة	-	(جمع: خرائد)، ناسفتہ موتی
قات يقوت (ن)	-	خوراک دینا، گزارا دینا
العتاب	-	(جمع: العُتب)، غصہ
المُر	-	کڑوا
يحلو (ن)	-	شیریں ہونا
العُمران	-	آبادی
حسان	-	اچھے لوگ

غزلان	–	(واحد: غَزالٌ) ہرن کا بچہ (محبوب سے کنایہ)
الصحراء	–	بیابان
ظفر (ن)	–	فتح پانا
عذل (ن ض)	–	ملامت کرنا
استبد (استفعال)	–	اپنے آپ کو ترجیح دینا
علیٰ یعلو (ن)	–	بلند ہونا
التسلی مصدر تسلی یتسلی	–	بہ تکلف تسلی ظاہر کرنا
المستهام	–	فریفتہ
خبا یخبو (ن)	–	بجھنا
غادة	–	شام کے وقت جانے والی
شهب	–	سفیدی، جس میں کچھ سیاہی ملی ہوئی ہو
الأفلاک	–	(واحد: فلک)، آسمان
عَنا یعنو (ن)	–	جھکنا، فرماں بردار ہونا، زبردستی لے لینا

التمرين

(ا) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱– من یبدو من الجلباب؟

۲– الی من ترنو مقلة سلمیٰ؟

۳– من بقلبه جراحات مولمات؟

۴– کیف تلتام هذه الجراحات؟

۵- من يحلو له العتاب المُرّ؟

۶- من يزعم ان نار الوجد تخبو؟

(۲) درج ذیل الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ تحنو

☆ تصفو

☆ يحلو

☆ مولمات

☆ ظفرت

☆ المستهام

☆ يرجو

(۳) درج ذیل اشعار کا مفہوم اپنی عربی میں لکھیے۔

۱- علىّ اغارت البطراء ليلا — الى من ايها الجيرانُ اشكو

۲- يدل المستهام على التسلى — و يزعم ان نار الوجد تخبو

۳- الى العمران يطلبنى حسان — و غزلان الى الصحراء تدعو

جریر

(۶۴۹ء-۷۲۸ء)

حالاتِ زندگی

عہد اموی کے مشہور اور چوٹی کے شعرا میں سے اگر فطری ذوق اور بچپن کے سازگار ماحول کے علاوہ سیاسی حالات اور شعرا کی آپس کی نوک جھونک اور جھڑپوں نے، جسے عربی اصطلاح میں ''نقائض'' کہتے ہیں، کسی شاعر کو بادیہ یمامہ کے ایک غریب خاندان سے نکال کر بامِ عروج پر پہنچا دیا، تو وہ جریر ہے، جس نے کلام کی ابتدا ہی اپنے دادا الخطفی کی ہجو سے کی۔ جریر کی کنیت ابوحرزہ تھی۔ باپ کا نام عطیہ اور دادا کا نام الخطفی تھا۔ اس کا تعلق قبیلہ تمیم کے خاندان کلیب سے تھا۔ اس کی پیدائش حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔

جریر کا خاندان بڑا غریب تھا۔ ان کا پیشہ بھیڑ، بکریاں اور گدھے چرانا تھا، چنانچہ جریر بھی چرواہے کا کام کیا کرتا تھا۔ اس طرح اس کی عمر کا بیشتر حصہ بادیہ یمامہ میں ہی گزرا۔ غربت وافلاس میں پلے بڑھے جریر کو بچپن سے ہی شاعری کا ماحول ملا اور جب عقل وخرد کی منزل کو پہنچا تو ملکی و سیاسی حالات ایسے ملے، جنھوں نے اس بادیہ نشیں کو قصر سلطانی اور قصر شاعری دونوں کے بلند و بالا ایوانوں تک پہنچا دیا۔ جب جریر اور فرزدق کے درمیان ہجو گوئی، جھڑپوں اور مفاخرت کا سلسلہ شروع ہوا، تو وہ اپنے خاندان کے لوگوں کے اصرار پر بصرہ چلا آیا اور دس سال تک جم کر یہاں فرزدق کے خلاف زبان وقلم کا معرکہ گرم کیے رہا۔ یہ معرکہ اس وقت ٹھنڈا ہوا جب موت نے فرزدق کو قیدِ حیات سے نجات دے دی۔ جریر بھی فرزدق کے انتقال کے چھ مہینے بعد ۱۱۰ھ مطابق ۷۲۸ء میں

اپنے بادیہ یمامہ میں انتقال کر گیا۔

شاعری

بنو امیہ کے اس مخصوص عہد میں تین باکمال شاعر ایک ساتھ مطلع شعر پر ابھرے۔ اخطل، فرزدق اور جریر۔ تینوں نے سیاسی ہجویہ اور فخریہ شاعری میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے اور زک دینے کی کوشش کی اور تاحیات تینوں میں شعری معرکہ گرم رہا۔ اسی لیے تینوں اپنی اپنی جگہ بڑھے ہوئے شاعر سمجھے جاتے تھے۔

جریر فطری شاعر تھا۔ خوبصورت، سہل اور شیریں الفاظ کا انتخاب کر کے حسین قافیوں اور ہلکے پھلکے معانی و مطالب، خوبصورت رمز و کنایہ اور مناسب تشبیہ و استعارہ کے امتزاج سے اپنے کلام کو اتنا دل آویز، مؤثر اور سحر طراز بنا دیتا تھا کہ بات دل میں اُتر جاتی تھی اور بے ساختہ منہ سے واہ نکل جاتی تھی۔ اس کی شاعری سے ہر خاص و عام لطف اندوز ہوتا تھا۔ اس کی وجہ بادیہ کی پرورش ہے، جہاں زبان بنی سنوری اور قرآن و حدیث کا اثر تھا، جس سے اس کا اسلوب کلام نکھرا اور چمکا۔ اس کے کمالات کے مظہر اس کے وہ قصیدے ہیں، جو اس نے تشبیب یا عتاب میں کہے ہیں۔ جریر میں نہ تو اخطل کی سی خباثت و مے پرستی تھی، نہ فرزدق کی سی درشتی و بدکاری۔ وہ پاکیزگی طبع، نزاکت احساس، عفت، صحیح دینداری اور خوش خلقی کے صفات سے مزین تھا، جس کا اثر اس کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ حسن اسلوب، شیرینیٔ غزل، تلخیٔ ہجو، خوبیٔ مرثیہ اور شاعری کے جملہ اصناف کو بحسن و کمال برتنے میں وہ ممتاز ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اُفق شاعری پر سب سے زیادہ درخشندہ اور شاعریت میں سب سے زیادہ کامل تھا اور اسی سبب سے اس کے ماننے والوں کی جماعت اخطل و فرزدق کی جماعت سے بڑی تھی۔

درس میں شامل جریر کے اس ہجویہ قصیدہ کا انتخاب ہے، جو اس نے قبیلہ بنی نمیر کے شاعر راعی الابل کے ہجو کے جواب میں کہا ہے۔ مربد میں جریر کے خلاف جو ستّر اسّی شعرا معرکہ جمائے رہتے تھے، ان میں مشہور شاعر راعی الابل بھی تھا، جو فرزدق کا ساتھ دیتا تھا۔ راعی کے ہجو میں کہے گئے قصیدہ کا مطلع ہے

اقلّـی الـلـوم عـاذل و الـعـتـابـا

و قـولـی ان أصبـتُ لقد اصـابـا

ہے۔اس ہجو کا اثر یہ ہوا کہ راعی کبھی جریر کے خلاف ایک لفظ نہ بول سکا اور اس کا قبیلہ بنو نمیر کبھی سر اُٹھا کر نہ چل سکا اور ایسا ذلیل ہوا کہ پھر عزت نہ مل سکی۔ ابن سلام نے لکھا ہے کہ اس قصیدہ کا اتنا شدید اثر ہوا کہ بنی نمیر اپنے گھر سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جہاں بھی جاتے، دیکھتے کہ جریر کا یہ قصیدہ پہلے ہی وہاں پہنچ چکا ہے۔ اس طرح وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔

قال جرير يهجو بنی نمیر

وقد جلست نساءُ بنی نُمیرٍ وما عرفت أناملها الخضابا
اذا جلست نساء بنی نُمَیرٍ علی تبراک خبَّثتِ الترابا
ولو وُزِنت حُلومُ بنی نُمَیرٍ علی المیزان ما وَزَنَتْ ذُبابا
فصبرا یا تُیُوسَ بنی نُمیرٍ فان الحرب مُوقِدَةٌ شهابا
لعمر ابی نِساءِ بنی نمیر لساءَ لها بمقصَبَتِی سبابا
ستهدم حائطی قرماءَ مِنّی قوافٍ لا ارید بها عتابا
دخلن قصورَ یثربَ معلماتٍ ولم یترُکنَ من صنعاءَ بابا
تطولکُم حبالُ بنی تمیمٍ و یحمی زأرُهَا أجَمًا وغابا
الم نُعتِقْ نساءَ بنی نُمیرٍ فلا شکرا جزینَ ولا ثوابا
اعدُّ له مواسِمَ حامیاتٍ فیشفی حرُّ شُعْلتِها الجرابا
فَغضِّ الطَّرفَ انّک من نُمیرٍ فلا کعبا بَلغتَ ولا کلابا
أتعدلُ دمنةً خبُثت و قلَّت الی فرعین قد کَثُرا و طابا
و حقَّ لمن تُکنِّفُهُ نُمیرٌ وضبَّةُ لا ابالک ان یعابا
فلولا الغرُّ مِن سلفی کلابٍ و کعبٍ لا غتصبتُکم اغتصابا

حل لغات

جلست (ض)	-	وہ بیٹھی
نساء	-	(امرأة کی جمع)، عورتیں
بني نمير	-	ایک قبیلہ کا نام
عرفت (ض)	-	اس نے پہچانا
انامل	-	(انملة کی جمع)، انگلیاں
خضاب	-	مہندی
تبراك	-	بنو عنبر نامی قبیلہ کے چشمہ کا نام
خبثت (تفعيل)	-	اس نے خبیث بنا دیا، گندہ کر دیا
حلوم	-	(حلم کی جمع)، عقل
الميزان	-	ترازو
ذباب	-	مکھی
تيوس	-	(واحد: تيسٌ)، بکرا
الحرب	-	جنگ
موقدة	-	بھڑکانے والی
شهاب	-	چنگاری، ٹوٹا ہوا تارہ
مقصبة	-	بانس یا نرکل نکلنے کی جگہ
سبابا	-	گالی
تهدم (ض)	-	توڑھاتا ہے، وہ ڈھاتی ہے
حائط	-	دیوار

قرماء	-	بنونمیر کے ایک گاؤں کا نام
قواف	-	(قافیہ کی جمع)، شعر کا وزن، مراد اشعار
عتاب	-	سرزنش، ڈانٹ ڈپٹ
قصور	-	(قصر کی جمع)، محل
يثرب	-	مدینہ منورہ کا قدیم نام
اعلم اعلاما	-	اعلان کرنا، نشان لگانا
تطول	-	وہ لمبی ہوتی ہے، (اس کا فیض عام ہوتا ہے)
حبال	-	(حبل کی جمع)، رسّی
يحمي (ض)	-	وہ حمایت کرتا ہے
زأر	-	اونٹوں اور بکریوں کا ریوڑ
اَجمًا	-	جھاڑی
غاب (ض)	-	(واحد: غابة)، جنگل
لم نعتق (افعال)	-	ہم نے آزاد نہیں کیا
جزين (ض)	-	ان سب عورتوں نے بدلہ دیا
أُعدُّ (ن)	-	میں تیار کرتا ہوں
مواسم	-	(واحد: مِسْيَم)، داغنے کا آلہ
حاميات	-	(واحد: حامية)، گرم
يشفي (ض)	-	وہ شفا دیتا ہے
الجراب	-	خارش زدہ لوگ
غض الطرف (ن)	-	تو نگاہ نیچی کر لے
تعدل (ض)	-	وہ برابر ہوتا ہے

دمنة	-	پست زمین
فرع	-	شاخ
کثُر(ک)	-	زیادہ ہوا
طابَ (ض)	-	پاکیزہ ہوا
وحُقَّ	-	طے شدہ ہوگیا
تکنف (ض)	-	وہ حمایت کرتی ہے
لا اَبالک	-	یہ جملہ اضداد میں سے ہے (دعا اور بددعا دونوں کے لیے بولا جاتا ہے)، تیرا باپ نہ رہے
الغُرُّ	-	(اغرُّ کی جمع)، چمکدار
سلف	-	پرانے لوگ، بزرگ
اغتصب (افتعال)	-	زبردستی لے لینا

التمرين

(ا) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

١- من خبث التراب على تبراک؟

٢- من حلومهم لا تزن ذبابا؟

٣- من اعتق نساء بنی نمیر؟

٤- ای شئ اعدَّ الشاعر لبنی نمیر؟

٥- من لا تعرف انامله خضابا؟

٦- اية قبيلة لم يبلغ فضلها الى كلاب ولا كعب؟

(۲) درج ذیل الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ اعتق ....

☆ لم یترکن ....

☆ موقدة ....

☆ تعدل ....

☆ مواسم ....

☆ قصور ....

☆ تهدم ....

(۳) درج ذیل اشعار کا مفہوم اپنی عربی میں لکھیے۔

۱– وقد جلست نساء بنی نمیر وما عرفت اناملها الخضابا

۲– ولو وُزنت حلوم بنی نمیر علی المیزان ما وزنت ذبابا

۳– فَغُضِّ الطرفَ انک من نمیر فلا کعبا بلغت ولا کلابا

(۴) شاعر نے قبیلہ بنی نمیر کی ہجو کرتے ہوئے اس کی کن کمزوریوں کو اُجاگر کیا ہے، تفصیل سے لکھیے۔

(۵) اس ہجویہ قصیدہ کی ادبی خوبیوں پر روشنی ڈالیے۔

(۶) قصیدے کے اثراتِ مابعد پر چند جملے لکھیے۔